رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش ۔ یکم شوال ۱۳۸۳ھ ۔ ۱۵ فروری ۱۹۶۴ء | نمبر ۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۴ر فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جمعہ اور عیدین سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن

انسان کی توبہ کا دن ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے

"سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بعض ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ یہ دن بھی بڑا مبارک ہے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی۔ اور بھی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماثور ہیں۔ ایسا ہی اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب برکات رکھی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ دن بے شک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں لیکن ایک دن ان سب سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش۔ ورنہ اگر اس کی برکات اور اس کی خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پرواہ کرتے تو حقیقت میں وہ دن ان کیلئے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ثابت ہوتا اور لوگ اسے غنیمت سمجھتے۔

وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بداعمالنامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھویا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دے دے"

(تقریر ۲۸ر اگست ۱۹۰۲ء)

ربوہ میں نماز عید الفطر

۹ بجے ادا کی جائیگی

ربوہ ۱۴ر فروری۔ ربوہ میں عید الفطر کی نماز مورخہ یکم شوال ۱۳۸۳ھ کو صبح ۹ بجے مسجد مبارک میں ادا کی جائے گی احباب پابندی وقت کا خاص خیال رکھیں۔

اعلان تعطیل

عید الفطر کی تقریب کے موقعہ پر مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۱۴ر فروری بوقت ۷ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت کل بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی۔ دوائی کے بغیر رات آرام سے نیند آئی معمولی سی بے چینی اور زخم میں خفیف سے درد کے سوا عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

(حضرت سیدہ موصوفہ کا رقم فرمودہ نوٹ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۴ء

خوشی کیا ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جو آپ نے ۲۹/۵/۲۲ کو پڑھا تھا الفضل مورخہ ۱۲/۲/۶۴ میں شائع ہوا ہے۔ یہ خطبہ آپ نے عیدالفطر کے موقعہ پر پڑھا تھا اور اس میں آپ نے واضح فرمایا ہے کہ حقیقی عید کیا ہوتی ہے۔ اس میں آپ نے زندگی کے اس نکتہ کو بیان فرمایا ہے کہ خوشی وہی خوشی ہوتی ہے جو محنت مشقت سے حاصل کی جائے۔ جب انسان اپنا فرض ادا کر لیتا ہے۔ اس کے رگ و پے میں خود بخود انبساط کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ خوشی محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ خوشی کا جذبہ یونہی پیدا نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے پیچھے ٹھوس حقیقت کام کر رہی ہوتی ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اب غور کرنا چاہیئے کہ اگر ہم اپنا فرض ادا نہیں کریں گے۔ ہم خوشی کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ میں بتایا کہ عید اسی کی ہے جس نے ماہ صیام میں روزے رکھے۔ اور عبادت میں دن رات گزارے۔ کیونکہ یہ عید تو انسان کے اپنی فرائض کے انعام کے طور پر ملتی ہے۔ ورنہ عید کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"عید دل کی خوشی کا نام ہے اور جس کا دل خوش نہیں اس کے لئے کوئی عید نہیں۔ اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو آج خوش ہیں اور تم میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ آج عید ہے کیا کل کے اور آج کے دل میں کوئی فرق ہے۔ جیسا کل تھا ویسا ہی آج ہے وہی حالت ہے۔ پھر کیا اس لئے خوشی ہے کہ بعضوں نے عمدہ کپڑے پہنے ہیں یا کیا اس بات کی خوشی ہے کہ بعض نے عمدہ کھانے تیار کئے ہیں۔ اگر یہی ہے تو کیا کل نئے کپڑے نہیں پہنے جا سکتے تھے یا اچھے کھانے نہیں پکنے اور کھائے جا سکتے تھے۔ پھر آج کیوں خوش ہو کیا اس لئے کہ لوگ جمع ہوئے ہیں مگر کیا کل جمع نہیں ہو سکتے تھے پھر جانتے ہو کہ آج تمہاری خوشی کا کیا سبب ہے۔ تمہارے آج خوشی محسوس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تم پر خدا کی طرف سے ایک فرض عائد کیا گیا تھا وہ تم نے پورا کر لیا ہے اس لئے تم خوش ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ اس پر تم جس قدر خوشی مناؤ جائز ہے۔ پس عید خوشی ہے مگر اس کے لئے جس نے خدا کے حکم کو پورا کیا تمہیں رمضان میں روزے رکھنے کا حکم تھا تمہیں ایک خاص وقت سے خاص وقت تک کھانے سے منع کیا گیا تھا تمہیں حکم تھا کہ بیوی سے تعلقات چھوڑ دو۔ سوائے اس وقت کے جس میں تم کو اجازت تھی اللہ تعالےٰ چاہتا تھا کہ تم اس سے دعائیں کرو اور اس کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرو۔ سوائے مجبوری کے۔ اگر کسی شخص نے ان احکام کو نہیں پورا کیا۔ کھانا پینا ایک خاص وقت تک نہیں چھوڑا خدا تعالیٰ سے دعائیں نہیں کیں عبادتوں میں وقت نہیں لگایا تو وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے۔ اس کی خوشی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ اور وہ شخص مجنون ہوتا ہے جو بلا وجہ خوش ہوتا ہے۔

...... وہ لڑکا جس نے اپنا سبق یاد نہیں کیا وہ امتحان کے سر پر آنے سے خوش نہیں ہوگا۔ بلکہ وہی لڑکا سکول جانے اور امتحان میں شامل ہونے سے خوش ہوگا جس نے سبق یاد کیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب میں سبق سناؤں گا تو استاد خوش ہوگا اور میری تعریف کریگا۔ لیکن جس نے سبق یاد نہیں کیا وہ اگر خوش ہوگا تو مجنون ہوگا۔ پس وہ شخص جس نے اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی کی اس کے لئے تو آج خوشی ہے مگر جس نے احکام الٰہی کی پیروی نہیں کی اس کے لئے ماتم ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں خوشی کا حقیقی فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ لہذا آج جبکہ ہم عید منا رہے ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ کیا واقعی ہمارا دل سچی خوشی سے بھرپور ہے کیا واقعی ہم نے ماہ صیام کا حق ادا کیا ہے۔ اور اب ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر خوشی منانے کا حق رکھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ بلا سبب خوشی کے تو کوئی معنے ہی نہیں۔ صرف ایک پاگل ہی بلاوجہ کھلکھلا کر اور قہقہہ مار کر ہنس سکتا ہے لیکن جس انسان کے دل میں ذرا بھی احساس ہو وہ بلاوجہ خوش ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے سوچنا چاہیئے کہ جو لوگ عیدوں کے لئے بڑے بڑے اہتمام کرتے ہیں۔ نفیس کپڑے بنواتے ہیں۔ اچھے کھانوں کا انتظام کرتے ہیں۔ مگر ماہ صیام میں انہوں نے نہ تو راتوں کو جاگ کے عبادت کی نہ تہجد پڑھی۔ اور نہ دن کو روزے رکھے۔ نہ فسق و فجور سے بچے۔ ان کے یہ تمام اہتمامات محض ایک پاگل کے کام نہیں تو اور کیا ہے۔ جن میں خوشی کا در اصل کوئی شائبہ بھی نہیں۔ محض ایک خالی خولی ہنگامہ آرائی ہے۔ جس کی کوئی بنیاد نہیں۔

جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بہت بڑی عبرت کا سامان ہے جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ ہم اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہماری خوشی کا سامان اس میں ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کا نام دنیا میں بلند کریں۔ اور اس کے لئے کسی تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔ آج اسلام پر سخت مصیبت آئی ہوئی ہے۔ ہر طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور دنیا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بہتان تراشی کر رہی ہے۔ آج ہم نے نیا عہد باندھا ہے کہ ہم اس کا دفاع کریں گے۔ ہم آپ کی برکات سے دنیا کا دامن بھر دیں گے۔ ہم کو اس وقت تک کوئی خوشی نہیں ہو سکتی جب تک ہم اپنا یہ کام نہ سرانجام دے لیں۔ ہمارے لئے یہ محاسبہ کا دن ہے۔ یہ قیامت کی گھڑی ہے۔ ہمارے راستہ میں کوئی روکاوٹ روکاوٹ نہیں۔ کوئی مصیبت مصیبت نہیں

(باقی دیکھیں صہ پر)

کوئی ہمارا غیر نہیں ہے

ہم کو کسی سے بَیر نہ کیں ہے
کوئی ہمارا غیر نہیں ہے

تُو نے ہی اس کو دُور ہے جانا
ورنہ وہ شہ رگ سے قریں ہے

حُسن کا پردہ دیکھ اُٹھا کر
حُسن کے اندر کون مکیں ہے؟

حُسن ہے جیسے چاند کا ہالہ
ہالہ انگوٹھی چاند نگیں ہے

میرا تیرا سب کا خدا ہے
مجھ کو یقیں ہے سب کو یقیں ہے

دل کا کھلونا توڑ نہ دینا
تنویر اس میں عرش بریں ہے

عہد حاضر اور احمدی نوجوان

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(۳)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب

(۴) چوتھے بزرگ جن کا میں ذکر کرتا ہوں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ ہیں۔ آپ نے ناز و نعمت میں پرورش پائی تھی۔ مذہباً شیعہ تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی فطری سعادت عطا فرمائی تھی کہ بیس سال کی عمر میں ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہو گئے اور ۱۹۰۱ء میں باقاعدہ ہجرت کر کے دیارِ مسیح میں آباد ہو گئے۔ آپ نہایت صالح اور صاحب فراست بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دامادی کا شرف بخشا۔ ساری عمر احمدیت کی خدمت میں گزاری۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق اپنی کتاب ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا:۔

”جوان صالح ۔ ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے۔ التزام نماز میں اہتمام ہے منکرات و مکروہات سے بکلی مجتنب ہیں۔ مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو۔“

آپ نے ۱۹۴۵ء میں زندگی کا سفر پورا کیا۔ اور اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۵) پانچویں بزرگ جن کا میں ذکر اس وقت مناسب سمجھتا ہوں حضرت مفتی محمد صادق صاحب ہیں۔ آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص صحابیوں میں سے تھے۔ قریباً ۱۹ سال کی عمر میں ۱۸۹۱ء میں سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اور کثرت سے قادیان جاتے رہے۔ بالآخر ۱۹۰۱ء میں سرکاری ملازمت چھوڑ کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں جا پہنچے۔ دو سال بعد اخبار ”بدر“ جاری کیا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا۔ اس سے پانچ سال قبل سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار الحکم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جاری کر چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں اخبار ہمارے دو بازو ہیں۔ ان اخباروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روزانہ کی ڈائری چھپا کرتی تھی۔ ان اخبارات کو اب بھی دیکھ کر وہ سارا زمانہ سامنے آجاتا ہے۔ حضور کے ملفوظات کی جو جلدیں اب چھپ رہی ہیں اور جو اخبار ”الفضل“ میں ڈائری نکلتی ہے وہ سب انہیں دو اخباروں سے لی گئی ہیں۔ اس عاجز نے دونوں اخباروں کے ایک ایک پرچے کو نہایت محنت سے جمع کیا۔ اور ان کے فائل مکمل کئے۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی بات جو ضبط تحریر میں آچکی ہے نظر سے اوجھل نہ رہے۔ یہ دونوں اخبار سلسلہ کی تاریخ کا خزانہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں بزرگوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔ جنہوں نے اس قدر جانفشانی سے یہ خزانے جمع کئے اور ہمارے لئے چھوڑے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کرتے وقت جو کچھ فرماتے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ساتھ ہی ساتھ لکھتے جاتے۔ اسی طرح جو کچھ حضور اپنی مجالس میں فرماتے وہ بھی یہ دونوں بزرگ لکھ لیتے اور اپنے اخباروں میں شائع کر دیتے۔ جس کو پڑھ کر جماعت کے دوستوں کے ایمان تازہ ہوتے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب نے سترہ سال کی عمر میں ۱۸۹۲ء میں بیعت کی تھی اور ۱۸۹۶ء میں ہجرت کر کے قادیان میں آباد ہو گئے اور اخبار الحکم جاری کر کے سلسلہ کے سب سے پہلے جرنلسٹ بنے۔ حضرت مفتی صاحب دوسرے جرنلسٹ تھے۔

حضرت مفتی صاحب صاحب کشف و الہام بزرگ تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق رکھتے تھے۔ زیادہ تر خطوط کے ذریعہ انگریزوں کو تبلیغ کرتے تھے۔ آپ لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر بھی رہے۔ اور حضور کی ڈاک کا جواب دیتے۔ خلافت ثانیہ میں آپ امریکہ میں پہلے مبلغ کے طور پر بھیجے گئے۔ ۱۹۵۷ء میں ربوہ میں وفات پائی۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

(۶) چھٹے بزرگ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تھے جن کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ اخبار الحکم کے علاوہ اور بھی بہت سی قلمی خدمات کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت لکھی۔ حضور کے مکتوبات بھی کئی جلدوں میں جمع کئے اور بھی کئی کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کی وفات ۱۹۵۷ء میں ہوئی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب رض

(۷) ساتویں بزرگ جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے ۲۲ سال کی عمر میں ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور جلد بعد ہی ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ آپ گریجوایٹ تھے لیکن لباس میں اتنے سادہ تھے کہ دیکھنے والا ہرگز خیال نہ کر سکتا کہ آپ کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ آپ نے ایسے زمانہ میں بی۔ اے کیا جبکہ سب طرف نکل جانے کی گنجائش ہوتی تھی۔ لیکن آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے در کو سب پر ترجیح دی۔ عبادت الٰہی میں آپ کو خاص شغف تھا نماز پڑھنا شروع کرتے تو پڑھتے ہی جاتے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ دنیا و مافیہا سے بالکل منقطع ہیں اور صرف دربار الٰہی میں ہی لذت پاتے ہیں۔ تقویٰ و طہارت آپ کے چہرہ سے عیاں تھی۔ آپ چلتے پھرتے فرشتہ معلوم ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف میں بھی آپ کو یہی نام دیا گیا۔ نمازوں میں سورۂ فاتحہ کی آیات کا بہت تکرار فرماتے۔

ایک دفعہ مسٹر منوہر لال وزیر خزانہ حکومت ہند گورداسپور میں آئے۔ تو مجھ سے حضرت مولوی صاحب کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے بتایا کہ آپ قادیان میں تشریف رکھتے ہیں کہنے لگے کہ فارمن کرسچن کالج لاہور میں وہ اور حضرت مولوی صاحب اکٹھے پڑھتے تھے۔ آپ اس وقت بھی اتنے نیک تھے کہ نمازوں کی طرف ہی توجہ تھی۔ اگر آپ دنیوی ترقی چاہتے تو اپنی قابلیت کی وجہ سے مجھ سے بڑے عہدے پر ہوتے۔

حضرت مولوی صاحب بہت ہی حلیم طبع کے تھے میں نے آپ کو کبھی غصہ میں نہ دیکھا سراپا عاجزی ہی عاجزی تھے۔ راستہ میں چلتے تو پہلے سلام کرتے۔ شاید ہی کبھی دوسرے کو پہل کا موقعہ دیتے۔ آپ شرم و حیا کا مجسمہ تھے۔ اونچی آواز بھی نہ نکالتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے انگریزی کی قابلیت خوب عطا فرمائی تھی۔ ریویو انگریزی کی ایڈیٹری بھی کرتے رہے اور تفسیر القرآن انگریزی کا ایک بڑا حصہ بھی آپ نے محترم ملک غلام فرید صاحب کے ساتھ مل کر کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی عدم موجودگی میں آپ قادیان کی امارت کے فرائض سرانجام دیتے۔ ۱۹۲۴ء میں حضور یورپ تشریف لے گئے تو آپ کو سارے ہندوستان کا امیر مقرر فرمایا۔ سب سے پہلے ناظر اعلیٰ ناظر تالیف و اشاعت بھی ۱۹۱۸ء میں آپ ہی ہوئے۔ خود نمائی کا آپ میں نام و نشان نہ تھا۔ آپ کا چہرہ دیکھنے کے لائق تھا۔ غرضیکہ آپ کا وجود خدا تعالیٰ کے بہت بڑے فضلوں کا جامع تھا۔ آپ ۱۹۴۷ء میں دارالہجرت ربوہ میں فوت ہوئے

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

(۸) آٹھویں بزرگ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ ایک جید اور متبحر عالم تھے۔ دیوبند کے تعلیم یافتہ تھے۔ آپ لگاتار پانچ خوابوں کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے۔ گویا اللہ تعالیٰ خود آپ کو کھینچ کر اس طرف لایا ورنہ آپ کے گرد و پیش کے حالات ایسے نہ تھے کہ اس طرف توجہ ہوتی۔ ۱۹۰۱ء میں ہجرت کر کے قادیان میں رہائش اختیار کی۔ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے ریکارڈ کے مطابق آپ کی عمر ۲۸ سال تھی۔ ویسے آپ کی عمر کے بارے میں خاصہ اختلاف ہے۔ ہجرت کے وقت مشن کالج پشاور میں عربی کے پروفیسر تھے۔ اور اچھی تنخواہ پاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر اسے چھوڑ کر قادیان آ گئے اور خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دیا۔ اور پندرہ بیس روپے ماہوار میں گزارہ کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو مباحثہ مُدّ کے لئے بھیجا۔ جس کا ذکر حضور نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں فرمایا ہے۔ حضور نے آپ کو امام الصلوٰۃ اور خطیب بھی مقرر فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بعض دفعہ اپنی عدم موجودگی میں قادیان کا امیر مقرر فرمایا سلسلہ کے دینی اداروں میں تعلیم دیتے رہے قرآن کریم کے ایک حصہ کی تفسیر بھی لکھی۔ حدیث و فقہ کے بڑے عالم تھے۔ مفتی سلسلہ بھی تھے۔

آپ کی وفات ۲۳ جون ۱۹۴۷ء میں قادیان میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

”اسی طرح اس زمانہ میں ہماری جماعت میں کوئی اچھے پایہ کا فلسفی اور منطقی دماغ رکھنے والا آدمی نہ تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو ہدایت دے دی۔ اور وہ آپ پر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد آپ پشاور میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد قادیان کی محبت نے غلبہ کیا اور آپ قادیان تشریف لے آئے اور دستی بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی صاحب سے فرمایا۔

آپ یہیں رہ جائیں چنانچہ آپ یہیں رہنے لگ گئے۔ بعض لوگوں نے زور دیا کہ مولوی صاحب کالج میں پروفیسر ہیں اور اچھی جگہ کام کر رہے ہیں ان کی ملازمت سے سلسلہ کو فائدہ ہوگا اور ان کے ذریعہ تبلیغ ہوگی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو واپس جانے کی اجازت دی لیکن کچھ عرصہ کے بعد مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت لے کر واپس آگئے اور قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کا مُحمّد کا مباحثہ مشہور ہے۔

اس زمانہ میں مولوی صاحب مدرسہ احمدیہ میں پڑھایا کرتے تھے آپ نے کالج کی پروفیسری چھوڑ کر سکول کی مدرسی اختیار کی اس وقت آپ کو پندرہ بیس روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی میں بھی ان دنوں سکول میں پڑھتا تھا اور کچھ عرصہ میں نے بھی مولوی صاحب سے تعلیم حاصل کی ہے . . . . جب مدرسہ احمدیہ کالج کی شکل اختیار کر گیا تو آپ کو اس کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ یہ حالت ان کی قابلیت کے معیار کے کسی حد تک مطابق تھی ظاہری لحاظ سے مدرسی تعلیم میں مولوی صاحب سب سے زیادہ ماہر فن تھے، میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ درسی کتب کے بعض مشکل مقامات کے متعلق مولوی سید سرور شاہ صاحب سے فرماتے کہ آپ اس کو مطالعہ کر کے پڑھائیں مجھے اس کی مشق نہیں چنانچہ مولوی صاحب وہ مشکل مقامات طالب علموں کو پڑھاتے۔ . . . غرض مولوی صاحب نے مدرسی تعلیم کو کمال تک پہنچا دیا تھا اور قدرتی طور پر ان کا دماغ بھی فلسفیانہ تھا جس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا جاتا خواہ وہ عام مسئلہ ہی ہوتا مولوی صاحب اسے فلسفیانہ رنگ میں خوب کھول کر بیان کرتے . . . سلسلہ علم کی زندگی نوجوان علماء کے لئے بہت ہی کارآمد تھی نوجوان علماء کی وہ نگرانی کرتے تھے اور نوجوان علماء ان سے اپنی ضرورت کے مطابق مسائل پوچھ لیتے تھے . . . . ہماری جماعت میں اگر بلند پایہ کے علماء ہوں تبھی ہماری جماعت باقی دنیا پر غالب آسکتی ہے۔ پس اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ کسی مجلس میں ہمارا سر نیچا نہ ہونے دے اور ہمارے علماء کے علمی اور عملی پایہ کو بلند کرے اور دنیا پر ان کو غالب کرے اگر علم کی بنیادیں کمزور ہو جائیں تو عمل کی بنیادیں بھی کمزور ہو جاتی ہیں اللہ تعالے ہمیشہ ہماری ضرورتوں کو پورا فرماتا رہے اور علمی اور عملی میدان میں ہر لحظہ ہمارا قدم آگے کی طرف بڑھاتے کیونکہ علم و عمل کے بغیر روحانی اور اقتصادی ترقیات حاصل نہیں ہو سکتیں"

(الفضل ۱۳ر ۶ر ۴۷)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل اجل نہایت ذہین۔ مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ بے نظیر مناظر ۔ قالؔ و دالؔ کے حقیقی مصداق تقریر نہایت شستہ اور دل کو موہ لینے والی الفاظ نہایت برجستہ لباس بہت سادہ انداز فقیرانہ لیکن دل شاہانہ ساری عمر خدمت دین کے لئے وقف کر دی جسم کی آسائشوں سے بے نیاز رہے غریبوں کے لئے نہایت گرم دل رکھنے والے بہت مہمان نواز نہایت باوقار۔ رقیق القلب۔ حدیث کا درس دیتے تو یوں معلوم ہوتا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لے جا کر بٹھا دیا ہے پورے پورے حضور کی محبت ٹپکتی اور آنکھوں سے آنسو بن کر نکلتی درس سننے والے بھی ضبط نہ کر سکتے تھے ۱۹۴۴ء میں ۵۷ سال کی عمر میں وفات پائی آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالے عنہ خدمات سلسلہ کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے درحقیقت میرے بعد علمی لحاظ سے جماعت کا فکر انہی کو رہتا تھا وہ رات دن قرآن و حدیث پڑھانے میں لگے رہتے تھے زندگی کے اس آخری دور میں وہ کئی بار موت کے منہ سے بچے کیونکہ جلسہ سالانہ پر وہ اس طرح اندھا دھند کام کرتے تھے کہ کئی بار ان پر نمونیہ نے حملہ کیا میر صاحب کی وفات سلسلہ کا نقصان ہے اور اتنا بڑا نقصان ہے کہ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ اس نقصان کا پورا کرنا آسان نہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اس طرز کے تھے ان کے بعد حافظ روشن علی صاحب اور میر محمد اسحٰق صاحب اس رنگ میں رنگین تھے"

(الفضل ۱۹ر مارچ ۴۴ء۱۹)

(باقی)

❖

زمانہ ہو گیا ہے کیا سے کیا دیکھ

جو تابِ دید حاصل ہے ذرا دیکھ
زمانہ ہو گیا ہے کیا سے کیا دیکھ

کلیمی کر، کلیم اللہ بن جا!
غلامی کر، جمالِ مصطفیٰؐ دیکھ

ہر اک سے بے رخی سے بات مت کر
نگاہِ آشنا، ناآشنا دیکھ

حریمِ ماوری سے لو لگا کر!
متاعِ ماوری سے ماوری دیکھ!

خرد پابندیٔ زنجیرِ مادہ!!
جنوں ہے بے نیازِ دست و پا، دیکھ

اُجِیبُ دعوۃَ الدَّاعِ اِدھر سُن
اُدھر انحن قریب کا مزا دیکھ

ہدیہ پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

لیڈر بقیہ صہ۲

کیونکہ ہم نے ان رکاوٹوں کو ہٹا کر اپنی منزل مقصود پر پہنچنا ہے ہم نے ان مصیبتوں کے علی الرغم اسلام کا نام بلند کرنا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ یہ ہیں :۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک اعتراضوں سے زخمی کیا گیا ہے اسلام مردہ کی مانند ہے اور زخموں سے چور ہے خدا تعالے کا جسم بھی مثالی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ چور چور ہے کیا تم اس نظارہ کو برداشت کر سکتے ہو کہ خدا اور رسول کریم اور اسلام کا جسم اعتراضوں کے زخموں سے چور ہو اور تم آرام سے بیٹھے رہو۔ کیا تمہیں خدا اور اسلام اور رسول کریم کی محبت میں دیوانہ نہیں ہونا چاہیئے پس تم ایک دیوانگی پیدا کرو اور بدعقیدگی پر حملہ کرو اور دنیا کو اس نقطہ پر لاؤ کہ دنیا کو خدا اور اسلام اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود قابل ستائش نظر آئیں اللہ تعالے تمام نقصوں سے پاک ہے مگر اس پر طرح طرح کے نقص لگائے جاتے ہیں تم ان نقصوں کو دور کرو اور اس احساس کے ساتھ کھڑے ہو کہ سب لوگوں کو ایک دین پر جمع کر دیں گے اور تمام مسکینوں اور محتاجوں اور تمام ڈوبتے ہوؤں کو بچائیں گے اور اپنی ہر ایک راحت اور آرام کو اس راہ میں قربان کر دیں گے"

(الفضل ۱۷ر فروری ۱۹۶۲ء)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری محمد بوٹا صاحب نلامنڈی ربوہ دماغی عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں صحابہ کرام درویشان قادیان اور جملہ احباب سے انکی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (داؤد احمد ربوہ)

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

بیمار پرسی کے آداب

(مرتبہ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عاد مریضا قال اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی بیمار پرسی کرتے تو آپ یہ دعائیہ فقرات فرماتے۔ اے خالق الناس بیماری کو دور فرما اور تو ہی شافی ہے اس مریض کو شفاء کامل عنایت فرما۔ تیری شفا ہی تسلی کا باعث ہے ایسی شفا دے جو کسی قسم کی بیماری کے اثرات کو نہ چھوڑے

تشریح:۔ بیماری ہر شخص پر آتی ہے اور چلی جاتی ہے۔ تعلق اور قرابت ہر شخص کو آمادہ کرتا ہے کہ اپنے بیمار دوست اور عزیز کی بیمار پرسی کرے۔ بیمار پرسی جہاں اپنی ذات میں نیکی ہے۔ وہاں بیمار کے لئے بہت حد تک اطمینان اور تسلی کا باعث ہے۔ لیکن عیادت کے لئے بعض آداب اور طبی اصول ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا دعا میں ہی یہ نصیحت لطیف پیرایہ میں فرمائی ہے کہ بیمار پرسی کے وقت ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے جو بیمار کو بیماری کا مقابلہ کرنے پر آمادہ کرے اور بیماری کی وحشت اور خوف کو دور کرے کیونکہ نفسیاتی لحاظ سے بیمار کی تسلی کا یہی بہترین طریقہ ہے اور یہی عیادت کا مقصد ہے۔ چنانچہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی فرماتے ہیں:۔

اذا دخلتم علی مریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک یطیب نفسہ

کہ جب تم کسی بیمار کی بیمار پرسی کے لئے جاؤ تو اس کے لئے درازی عمر کی دعا کیا کرو۔ کیونکہ یہ امر بیمار کے لئے خوشی کا باعث ہے اور اس کے نفس میں خوشگوار کیفیت پیدا کرتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڑے اہتمام سے عیادت فرمایا کرتے آپ اس کو اسلامی اخوت کے اظہار کا بہترین ذریعہ فرماتے تھے آپ نے ایک مرتبہ بیمار پرسی کی اہمیت و فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا:۔

اللہ تعالے قیامت کے دن فرمائے گا کہ اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ ابن آدم جواباً کہے گا اے میرے خدا! آپ تو سارے جہان اور دنیا کے پیدا کرنے والے ہیں۔ میں آپ کی عیادت کیوں کرتا۔ اللہ تعالے فرمائے گا کیا تجھے اطلاع نہ ہوئی کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا۔ لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ اگر تو عیادت کرتا تو مجھے اس بیمار کے پاس موجود پاتا!

افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں عیادت کو بیمار کے لئے زحمت اور تکلیف کا باعث بنا دیا گیا ہے۔ توہم پرستی کا بھی اس میں خاص اثر ہے۔ اگر کسی بیمار کو یہ کہہ دیا جائے کہ اسی بیماری میں فلاں صاحب بیمار ہوئے تھے مگر وہ وفات پا گئے۔ ایک صاحب آ کر یہ کہیں کہ آجکل ٹیکوں دوائیوں اور گولیوں میں تو کلیتہً اثر نہیں رہا۔ بلکہ اس سے تو بیماری بڑھ جاتی ہے یا فلاں ڈاکٹر تو نالائق ہے اس کی تشخیص تو بالکل ٹھیک نہیں ہے۔

اس قسم کے کلمات احادیث نبوی کے نہ صرف خلاف ہے۔ بلکہ نفسیاتی نکتہ سے اس کا ردعمل مایوس کن حالات اور نتائج پیدا کر سکتا ہے اور ڈاکٹر کے علاج میں روک بنتا ہے اگر ڈاکٹر بعض حالات میں بیمار کے لئے یہ پابندی لگاتا ہے کہ ملاقاتیں بند کر دی جائیں تو ایسے بیمار کی حقیقی بیمار پرسی یہ ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائیں۔ کسی غریب اور محتاج کی بیمار پرسی یہ ہے کہ ہم اس کے علاج اور غذا کے اخراجات ادا کئے جائیں۔ اور اگر وہ خود ان اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا تو کسی صاحب حیثیت اور متمول شخص کو توجہ دلائی جاوے۔ اس میں سراسر ثواب اور رضاء ربانی ہے۔

محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب مرحوم آف موگا کا ذکر خیر

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ۔ لاہور)

محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب مرحوم آف موگا۔ ہماری جماعت کے مشہور آنریری مبلغ تھے آپ کو تقریر کرنے کا شوق بچپن سے ہی تھا۔ ابتداءً آپ نے کانگرس کے جلسوں میں تقریریں کرنا شروع کیں ۲۲-۱۹۲۱ء میں آپ تحریک خلافت کے پرجوش لیکچرار تھے۔ جب جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تو آریوں اور عیسائیوں کیساتھ مناظرے شروع کر دئے۔ اور اس فن میں خوب مہارت پیدا کی۔

فی البدیہہ تقریر کا ملکہ

فی البدیہہ تقریر کرنے کا ڈاکٹر صاحب کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ جہاں کہیں ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کا کوئی جلسہ ہوتا آپ اس میں ضرور پہنچتے۔ اور بسا اوقات آپ کو تقریر کا موقعہ بھی مل جاتا تھا۔ تقریر میں ایسی روانی ہوتی تھی۔ کہ سامعین محو حیرت ہو کر آپ کی طرف دیکھنا شروع کر دیتے تھے۔ میں نے متعدد مرتبہ آپ کو حضرت باوا گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عیسے علیہ السلام حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت بدھ علیہ السلام کی زندگیوں پر تقریر کرتے سنا ہے۔ آپ ایسی عمدہ اور سبق آموز تقریر فرماتے تھے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ آپ کی تقریر سنکر عش عش کر اٹھتے تھے۔ محترم جناب چوہدری محمد اسداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت میں ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب پیدائشی لیکچرار ہیں۔ ان کو جب بھی کہا جائے اور جس مضمون پر بھی کہا جائے۔ یہ فوراً کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دیتے ہیں۔ اور خاصی مدلل تقریر کر دیتے ہیں۔

انتھک مجاہد

سچ تو یہ ہے کہ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک انتھک مجاہد تھے۔ آپ کو نہ دن کی گرمی کہیں جانے سے روک سکتی تھی۔ اور نہ رات کی سردی۔ آپ کے پاس ہر مذہب و ملت کی کتابیں کثیر تعداد میں تھیں۔ خصوصاً عیسائیوں کے متعلق تو آپ کی لائبریری نہایت ہی مکمل تھی۔ بعض کتابیں ایسی نایاب آپ کے پاس تھیں۔ کہ بعض پادری صاحبان بھی جب انہیں دیکھتے۔ بے اختیار ہو کر کہہ اٹھتے۔ کہ ڈاکٹر صاحب آپ کے طفیل آج ہم نے ان کتابوں کی زیارت کی ہے۔ ورنہ ہم تو ان سے بالکل بے خبر تھے

خدمت خلق کا جذبہ

خدمت خلق کا جذبہ بھی آپ میں بہت تھا جس شہر میں جاتے۔ وہاں کے حکام سے مل کر خدمت خلق کی کوئی نہ کوئی سکیم تیار کرتے اور شہر کے نوجوانوں کو اکٹھا کر کے فوراً کام شروع کر دیتے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سالہا سال سے آپکی ڈیوٹی "مرافق غیر احمدی و غیر مسلم حضرات" کے طور پر لگا کرتی تھی۔ اور آپ اس کام کو بہت ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے۔

ایک خاص خوبی

ایک خاص خوبی ڈاکٹر صاحب موصوف میں یہ تھی۔ کہ جس شخص کے پاس جا کر بیٹھتے۔ دو چار منٹ کی گفتگو میں ہی اسے اپنا دوست بنا لیتے تھے یہی وجہ تھی کہ آریوں اور عیسائیوں کے قریباً سبھی لیڈر اور کارکن آپ کو خوب جانتے تھے

سکولوں اور کالجوں میں حفظان صحت کے اصول پر لیکچر

چونکہ آپ ڈاکٹر تھے۔ اس لئے جہاں کہیں جاتے وہاں ہر تعلیمی اداروں میں تشریف لے جاتے تھے۔ کالجوں اور سکولوں کے افسروں سے مل کر پہلے تمام طلباء کے سامنے حفظان صحت کے اصول پر لیکچر دیتے۔ پھر بعض لڑکوں کی آنکھوں دانتوں اور گلوں کا معائنہ کرتے اور ضروری نسخے اور دوائیں لکھ دیتے۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ جہاں کہیں آپ کا لیکچر ہوتا۔ تعلیمی اداروں کے کارکن اور طلباء بھی اس میں کثرت کے ساتھ شامل ہوتے۔

آخری بیماری اور وفات

آپ کو کئی سال سے دل کی تکلیف کا دورہ ہو جاتا تھا۔ مگر گذشتہ دو سال سے تو آپ کی گرمیاں میو ہسپتال میں ہی گذرتی تھیں۔ آپ چونکہ خود ڈاکٹر تھے۔ اسلئے احتیاط بھی خاص کیا کرتے تھے۔ لیکن جب کوئی تبلیغی موقعہ نکلتا تو تمام احتیاطیں بھول جایا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات ہسپتال سے رخصت حاصل کر کے بھی موقعہ پر پہنچ جاتے اور تقریر کرنے کی کوشش کرتے۔

دو سال قبل کی بات ہے۔ مسجد دارالذکر میں کوئی جلسہ ہو رہا تھا۔ آپ نے محترم چوہدری محمد اسداللہ خاں صاحب امیر جماعت سے اجازت حاصل کر کے تقریر شروع کی۔ مگر طبیعت خراب تھی۔ کھڑے ہو کر ایک فقرے کو بار بار دہرانے لگ

(باقی صفحہ پر)

جاپانیوں سے قلمی دوستی اور تبلیغ کا ایک نادر موقع

ٹوکیو میں احمدیہ گروپ کے سکرٹری جنرل مسٹر نور احمد تھکاکائی نے اپنے حلقہ تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے ٹوکیو کے ایک اخبار میں پاکستانی اور دیگر ایشیائی ممالک کے احمدیوں سے قلمی دوستی کرنے کی خاطر ایک اشتہار دیا تھا۔ چنانچہ ان کے اس اشتہار کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل جاپانی بھی پاکستانی احباب سے قلمی دوستی کرنا چاہتے ہیں۔ جو احباب قلمی دوستی کا شوق رکھتے ہوں اور جاپانیوں کو تبلیغ بھی کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے یہ نادر موقع ہے۔

قلمی دوستی اور تبلیغ سے شغف رکھنے والے احباب دینی خط و کتابت میں اس بات کا خیال رکھیں کہ مضمون سلیس اور سادہ انگریزی میں ہو۔ کیونکہ جاپانی لوگ انگریزی میں اتنے ماہر نہیں ہیں۔ نیز اپنے نام اور پتہ جات سے راقم الحروف کو بھی اطلاع کریں۔ تاکہ مسٹر تھکاکائی کو بھی مطلع کیا جا سکے۔

(1) MR. S. Tawara (عمر چالیس سال)
Address: 305—Ichome Hisugi Honcho,
Hiroshi mashi—Japan

(2) MISS. N. Maraga (عمر ۱۵ سال)
Address:— Norimawashi—Toyauramura,
Kita Kangaragun. Nagata-Ken
Japan

(3) MISS. S. Takahashi (عمر ۱۴ سال)
Address:— 1, 120—Kawalatani machi
Utunam, yashi, Tochiken Japan.

(4) MR. S. Tokunaga (عمر ۱۵ سال)
Address:—1—148 Oimazato honcho,
Higashi nasika, Osaka—Japan

(5) MISS S. Serra (عمر ۱۴ سال)
Address:— 6—Chome, Honcho,
Imahasu shi, Ehimeken Japan

(6) MR. N. Inari (عمر ۱۵ سال)
Address:—Yoshioka, Kakihana,
Usutano machi, Kameokashi,
Kyotofu—Japan

(7) P.S. (Next Page)
Miss Junko Emi (عمر ۱۴ سال)
Address:—6—1599 Tudanuma Naroshinoshi,
Chiba—Ken, Japan

(8) Miss Tonoko Omzawa (عمر ۱۴ سال)
Address:— 1009—Karasu
Yamacho—Setagaya-ku
Tokyo, Japan.

(خاکسار عبدالشان خان ۳۰ لے عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کے لئے کتاب "ہمارا آقا" مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب اس کے مصنف محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی سے اکٹھی منگوالی گئی ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ سے تمام لجنات منگوالیں۔ بچوں کے لئے بہت اچھی کتاب ہے۔ امتحان کے علاوہ بھی ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ لجنات یہ کتاب منگوا کر امتحان کی تیاری شروع کرا دیں۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ پچیس پیسے ہے۔ اکٹھی منگوانے پر اس کی قیمت فی نسخہ ایک روپیہ ۱۲ نئے پیسے ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

عزیزم طاہر احمد تنویر ابن محترم عبدالاحد خان صاحب بھاگلپوری حال مقیم روہڑی ضلع سکھر مغربی پاکستان کا نکاح عزیزہ امۃ البشریٰ بیگم صاحبہ بنت محترم عابد حسین خان صاحب مرحوم آف بھاگلپور حال مقیم قادیان ضلع گورداسپور بھارت کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھایا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے مثمر ثمرات حسنہ اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار غلام قادر درویش قادیان)

ولادت و درخواست دعا

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے ۱۵۔ رمضان المبارک بمطابق ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر خاکسار کو چوتھا لڑکا (آٹھواں بچہ) عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دراز عمر۔ صالح، خادم احمدیت اور تمام متعلقین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور اس کے سب بھائی بہنوں کو بھی ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

(خاکسار: تاج الدین لائلپوری (ناظم دارالقضاء) ربوہ)

۲۔ میرے بھائی عبدالقادر کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷/۲/۶۷ بروز جمعۃ المبارک پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ نے عبداللطیف تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(خاکسار عبدالباری آف پپیرو ڈچھی۔ پی۔ ایس۔ ڈی کالج مالیر)

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم عبدالباری صاحب نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔

(مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

محترمہ رشیدہ بانو صاحبہ اہلیہ حکیم حشمت اللہ خان صاحب صحابی آف میانی دگھو گھیاٹ ضلع سرگودھا مورخہ ۱ فروری ۱۹۶۷ء کو چھ بجے کے قریب اپنے گاؤں میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ساٹھ سال تھی۔ مرحومہ بہت نیک عبادت گزار اور موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ حکیم حشمت اللہ خان صاحب اور پیر خلیل الرحمان صاحب میانی سے بذریعہ ٹرک نماز مغرب کے وقت ربوہ لائے۔ نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب بکثرت شریک ہوئے اس کے بعد مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم حافظ شفیق احمد صاحب نے دعا کرائی۔ تجہیز و تکفین اور تدفین کے انتظامات میں محلہ دارالرحمت وسطی۔ غربی اور شرقی کے خدام نے بہت تعاون کیا اور ایک بڑی تعداد میں جنازہ کے ساتھ جا کر قبر کی تیاری تک وہیں رہے اور نہایت اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عطاء الکریم شاہد۔ زعیم محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہمارے دو زرعی کیس عرصہ دراز سے چل رہے ہیں اور اب اعلیٰ عدالت میں پیش ہوں گے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمیں ان میں کامیابی عطا فرمائے۔

(فضل قادر۔ عبدالقادر۔ عبدالباری، آف پپیرو ڈچھی۔ حال کماریر)

۲۔ میری والدہ محترمہ مکرمہ چند ماہ سے بعارضہ قلب علیل ہیں۔ اور کبھی کبھی غشی بھی طاری ہو جاتی ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ میری والدہ صاحبہ کی صحت کے لیے دعا فرماویں۔

قاضی غلام نبی و قاضی محمد منیر معرفت پنجاب ملوو ملز منگری ایریا گجرک لاہور

وصایا

نوٹ :۔ ذیل کی وصایا صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

سکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

وصیت نمبر ۱۳۳۵۱ شیخ کفایت اللہ صاحب (جو فوت ہو چکے ہیں) ولد شیخ چاند محمد صاحب سنگ تشک پور محمد رکی ضلع بلرامپور نے اپنی زندگی میں وصیت کرنے کی خواہش کی تھی لیکن وہ اس کی تکمیل نہ کر سکے اور فوت ہو گئے ان کی وفات کے بعد ان کے پسران نے ان کی وصیت منظور کرنے کی درخواست کی ہے مرحوم کا ترکہ دس ہزار روپیہ بتایا گیا ہے جس پر وصیت کی اصل شرح ۱/۱۰ حادی ہو گی اگر کسی صاحب کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو مطلع کریں۔

وصیت نمبر ۱۳۳۷۴ میں عبد الحق خادم ولد میاں الف دین صاحب قوم کھتی پیشہ ٹیلرنگ عمر ۳۳ سال قریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاک خانہ گلہوٹی ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت مشین سنگر جس موجودہ مالیت مبلغ ۔/۳۰۰ روپے ہے اور اس کے ذریعے سالانہ سلائی سے مبلغ ۔/۲۰۰ صد روپیہ آمد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں اراضیات و مکانات وغیرہ میں بھی میرا حصہ ہے مگر تاحال وہ تمام جائداد بزرگوار والد صاحب کے قبضہ میں ہے ملکیت حاصل ہونے پر اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور اس کی آمد کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں فی الحال مشین کی کمائی کا ۱/۱۰ باقاعدگی سے ادا کرنے کا عہد کرتا ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جائداد پیدا کر سکا تو اس پر بھی یہ وصیت حادی ہو گی نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد ۔ بقلم خود عبد الحق خادم ۔ گواہ شد بقلم خود بشیر احمد سکریٹری مال چارکوٹ ضلع پونچھ گواہ شد مرزا منور احمد درویش معاون ناظر بیت المال قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۳۸۴ - میں سکینہ بیگم زوجہ مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب ولد مکرم حبیب خان صاحب قوم جرات پیشہ خانہ داری عمر اندازاً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن کھبدراہ ڈاک خانہ خاص ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں سو اس میری مندرجہ ذیل جائداد منقولہ ہے جس کے سوا میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں (۱) حق مہر ۔/۶۰۰ صد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) زیور قیمتی سوا تین صد روپیہ (چوڑیاں نقرئی وزن اٹھارہ تولہ قیمتی تیس روپے انعام طلائی وزن نصف تولہ قیمتی ۔/۴۰ روپے بالی طلائی لونگ طلائی ۔ مہر طلائی وزنی اڑھائی تولہ قیمتی دو صد پچیس روپے) (۳) چندہ شرط اول ایک روپیہ اور چندہ اعلان وصیت ساڑھے پانچ روپے رسید نمبر ۴۶۶/ ۲۸۰۹۰۶۳ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا چکی ہوں (۴) میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو موجودہ جائداد ادا شدہ پیدا ہونے یا ثابت ہونے والی جائداد پر حادی ہو گی نیز میرے مرنے پر بھی جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حادی ہو گی

نوٹ :۔ میں نے ۲۴ ستمبر ۱۹۶۳ء کو بغیر فارم کے وصیت تحریر کی تھی دفتر کے تحریر کردہ پر دوبارہ تکمیل کر کے اس فارم پر تحریر کر دی ہے سابقہ وصیت منسلک ہو رہی ہے (کاتب ملک صلاح الدین ایم اے ۔ مؤلف اصحاب احمد ترپلی کھبدرواہ)

الامتہ ۔ سکینہ بیگم ۔ گواہ شد عبد الرزاق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھبدرواہ گواہ شد ۔ پسر موصیہ عبد المنان خان ولد عبد الرحمٰن خان احمدی کھبدرواہ ڈاک خانہ خاص ضلع ڈوڈہ ۔ گواہ شد عبد الغنی میر احمدی دکاندار ۔ ڈاک خانہ خاص ڈوڈہ گواہ شد عبد الرحمٰن خان خاوند موصیہ احمدی ساکن کھبدرواہ ڈاک خانہ خاص ضلع ڈوڈہ (جموں)

وصیت نمبر ۱۳۳۸۵ - میں عبد الرحمٰن خان ولد مکرم حبیب خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر اندازاً ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۱ء ساکن کھبدرواہ ڈاک خانہ خاص ڈوڈہ صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ ایک مکان واقع محلہ ٹھکیل جس کے شمال میں میاں کھاکھل اور جنوب میں مکان مملوکہ ندو پیجہ اور مشرق میں ساگر نار مملوکہ گنگا پرشاد اور غرب میں شارع عام ہے اور جو اندازاً تین مرلہ خطہ اراضی پر تعمیر شدہ ہے میرے اور میرے بھائی مکرم صید رخان صاحب کے درمیان بحصہ مساوی مشترک ہے مکان کی قیمت بشمول قیمت زمین آٹھ ہزار روپیہ ہے گویا اس میں میرا حصہ ۴ ہزار روپیہ کا ہے (۲) تجارت میں دس ہزار روپیہ کا سرمایہ لگا ہوا ہے جس کا کچھ حصہ گاہکوں کی طرف بصورت ادھار ہے میں جائداد مندرجہ بالا کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور بوقت وفات میری کوئی جائداد علاوہ مذکورہ بالا بھی ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حادی ہو گی (۳) میری ماہوار آمد اندازاً ماہوار ڈیڑھ صد روپیہ ہے میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ :۔ چندہ شرط اول و چندہ اعلان وصیت میں نے زر رسید ۴۶۶ بتاریخ ۲۸/۹/۶۳ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا دیا ہے میں نے ۲۴/۹/۶۳ وصیت سادہ کاغذ پر تحریر کی تھی (جو منسلک ہذا ہے) دفتر کے مطالبہ پر فارم ہذا پر تحریر کر کے ارسال کرتا ہوں۔ تحریر کردہ ملک صلاح الدین ایم اے ۱۱/۱۹/۶۳ ۔ مؤلف اصحاب احمد ترپلی کھبدرواہ) العبد محمد عبد الرحمٰن خان ۔ گواہ شد عبد الغفار رگنانی احمدی کھبدرواہ ۔ گواہ شد عبد المنان خان پسر موصی کھبدرواہ۔

وصیت نمبر ۱۳۳۸۶ - میں رفیعہ سلطانہ زوجہ محمد نور محمد صاحب قوم کچھی میمن پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۵۲ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں منقولہ جائداد میرے پاس حسب ذیل ہے تفصیل زیورات خالص سونا ان کی قیمت موجودہ مارکیٹ کے مطابق ۔/۳۲۰۰ روپیہ ہے (بالیاں چھ جوڑے نیکلس تین عدد ہاتھ چوڑیاں ۱۶ عدد کڑے ایک جوڑا ہاتھ کی گھڑی ایک عدد ۔ انگوٹھی ۳ عدد) علاوہ ازیں ایک یاقوت موتی کا سیٹ ہے جو ایک ہزار روپیہ کی مالیت کا ہے اور بعض چھوٹے زیور سادہ موتی کے ہیں جو اندازاً آٹھ صد روپیہ کی مالیت کے ہیں جملہ منقولہ جائداد کی قیمت اندازاً پانچ ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ رقم ۔/۵۰۰ روپے اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی اگر کسی وجہ سے میں اپنی زندگی میں یہ رقم ادا نہ کر سکوں تو میرے ورثاء اس رقم کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ جو مجھے اپنے شوہر کی طرف سے ملتی ہے یک صد روپیہ ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں اور اس کے مطابق دس روپیہ ماہوار باقاعدگی سے ادا کیا کروں گی اگر آئندہ میری آمد وغیرہ میں کوئی کمی یا بیشی ہو گی تو سیکرٹری انجمن کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو اس کی اطلاع کرتی رہوں گی۔

نوٹ :۔ اور بوقت میری وفات کے کوئی اور بھی جائداد ثابت ہوئی تو یہ وصیت اس پر بھی حادی ہو گی۔ الامتہ رفیعہ سلطانہ ۔ گواہ شد

M. N. Mohammad.

ایم این محمد خان موصیہ۔

گواہ شد ۔ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔

اعلان نکاح

میرے چچا زاد بھائی مکرم رانا شکر اللہ خان صاحب ابن مکرم و محترم رانا عبد القیوم خان صاحب سکنہ چک ۶۸ ج ب لائل پور کا نکاح ہمراہ سماۃ بشریٰ ظہیر بنت مکرم رانا ظہیر الدین خان صاحب سکنہ چک نمبر ۶۵ ج ب لائل پور بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر بروز ۲۱ رمضان کو ۶۴ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مکرم و محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے تعلقات کو مزید مستحکم بنائے آمین۔

(خاکسار محمد اسلم خان)

۲۔ میرے چچا زاد بھائی عزیز محمد زبیر صاحب ارشد ۲۰۸ سرحد کالونی نوشہرہ ولد منشی عنایت اللہ صاحب دنیس سکنہ لنگہ ضلع گجرات کا نکاح محترم قاضی محمد رمضان صاحب منیجر کواپریٹیو بنک حافظ آباد کی صاحبزادی عزیزہ صفیہ بیگم سے مورخہ ۱۲/۱/۶۴ کو ہوا۔

احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور احمدیت کے لئے بابرکت بنائے آمین

(خاکسار ۔ غلام محمد حافظ آباد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی - ۱۴ فروری - معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور روس کے سفیروں کو کل یہاں دفتر خارجہ میں طلب کیا گیا - جہاں بھارت کے وزیر بے محکمہ مسٹر لال بہادر شاستری نے انہیں بتایا کہ سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران مغربی ممالک کے رویہ سے بھارت کو صرف افسوس اور مایوسی ہی نہیں بلکہ شدید تعجب بھی ہوا ہے۔

اس سے قبل بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جو اپنی حالیہ بیماری سے پوری طرح پر صحت یاب نہیں ہوئے ہیں - خود دفتر خارجہ گئے اور محکمے کے افسروں کو ہدایات دیں وہ تقریباً ایک گھنٹہ تک وہاں رہے - اس وقت مسٹر لال بہادر شاستری ان کے ہمراہ تھے - واضح رہے کہ بھارت سلامتی کونسل میں مغربی ممالک کی حمایت پر نکتہ چینی کر رہا تھا حالانکہ وہ رُخ سے سخت پریشان ہے اور وہ محسوس کرنے لگا ہے کہ کشمیر میں حالیہ واقعات کے بعد اب اس کے لئے اقوام متحدہ کے سامنے یہ دعوے کرنے کی گنجائش نہیں رہی کہ اہل کشمیر بھارت کے ساتھ ہیں - سفارتی حلقوں کا بیان ہے کہ اب بھارت کی آخری امید روسی ویٹو ہے - البتہ بیں واقعہ اس بات کی پر زور کوشش کی جاری ہے کہ سلامتی کونسل کی جانب سے اس سلسلہ میں قرارداد کو ویٹو قرار دیا جائے۔

محترم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب مرحوم آف موگا کا ذکر خیر (بقیہ ص)

تب پتہ چلا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں چنانچہ آپ کو بٹھا دیا گیا - گویا اس حالت میں بھی آپ اپنے جذبات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتے تھے - آپ کی وفات سے چند روز قبل اسلامیہ پارک میں انہی محترم شیخ عبد القادر صاحب لائبریری نے اپنے مکان پر ایک عرب صاحب سے گفتگو کا موقعہ پیدا کیا - خاکسار بھی اس موقعہ پر حاضر تھا - سخت سردی کے ایام تھے ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عشاء کی نماز سے قبل محترم ڈاکٹر صاحب بھی وہاں پہنچ گئے - حالانکہ ان ایام میں آپ خاصے بیمار تھے اور غالباً ہسپتال میں داخل تھے - ہم نے جب اسی وقت آنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا مجھے اس گفتگو کا پتہ لگ گیا تھا اور بیماری کے پیش نظر اس قابل تو نہ تھا کہ یہاں پہنچتا مگر یہ خیال آیا کہ پتہ نہیں کتنے دن زندہ رہنا ہے اس موقعہ کو کیوں ضائع کیا جائے - اللہ اللہ! کیسے انتھک مجاہد تھے - کسی کو خبر تھی کہ چند دن کے بعد ہی آپ اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہونے والے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس انتھک مجاہد کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بھارتی اخباروں کو مایوسی

رائٹر کی اطلاع کے مطابق بھارتی اخبارات نے بھی آج اپنے اداریوں میں حفاظتی کونسل میں برطانوی نمائندہ کے طرز عمل پر سخت مایوسی کا اظہار کیا - "آزاد خیال" "انڈین ایکسپریس" نے لکھا ہے کہ بھارتی وفد نے برطانوی نمائندہ سر پیٹرک ڈین کے اعزاز میں دی گئی ایک دعوت میں احتجاجاً شرکت نہیں کی - اخبار نے سر پیٹرک ڈین کی تقریر کو "ریاکاری کا شاہکار" اور "حیرت انگیز ہو پیرا" سابق نقیب ذات کی گفتگو سے مشابہ قرار دیا ہے۔

نئی دہلی - ۱۴ فروری - کل بھارتی پارلیمنٹ میں مقبوضہ کشمیر کی داخلی صورت حال پر گرما گرم بحث ہوئی - سوتنترا پارٹی کے لیڈر پروفیسر این جی رنگا نے حکومت پر زور دیا کہ شیخ محمد عبداللہ کو اب فوراً رہا کر دینا چاہیئے - انہوں نے مقبوضہ کشمیر کی داخلی بے چینی کی ذمہ داری بھارتی حکومت پر عائد کی اور کہا کہ حکومت کی پالیسی کی از سر نو تشکیل و تدوین کی اشد ضرورت ہے - پروفیسر رنگا صدر کی افتتاحی تقریر پر بحث میں حصہ لے رہے ہیں۔

کراچی ۱۴ فروری - معلوم ہوا ہے کہ پاکستان چین کی سرحدوں کی نشان بندی کرنے والے کمیشن کے ماہرین کے گروپ کی بعض سفارشات دونوں ملکوں کی حکومت کو مناسب کارروائی کے لئے بھیجی دی گئی ہیں - جب دونوں حکومتیں سفارشات کا جائزہ مکمل کر لیں گی تو کمیشن کا پھر ایک پورا اجلاس منعقد ہوگا

درخواست ہائے دعا

۱- میرا لڑکا بعمر پونے تین سال کل سے سخت نمونیہ کی وجہ سے بیمار ہے - اور بہت تکلیف ہے اور تشویشناک حالت ہے - تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید - واقف زندگی)

۲- خاکسار کے بھائی جمعدار صوفی رحیم بخش صاحب زیروی راولپنڈی عرصہ دراز سے جمعدار ہی چلے آ رہے ہیں - اب ان کی تبدیلی کراچی میں ہو گئی ہے - احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس تبدیلی کو ان کے لئے مبارک فرمائے اور دینی و دنیاوی ترقیات کا باعث بنائے اور ان کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے - نیز برادر عزیز صوفی کریم بخش صاحب زیروی گولبازار ربوہ اور ان کی اہلیہ کی صحت عام طور پر خراب رہتی ہے - احباب انکی کامل شفایابی دینی و دنیوی ترقیات اور بچوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی
انسپکٹر وقف جدید

شکریہ اور درخواست دعا

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ - لاہور

میری بیماری کے دوران میں بہت سی بہنوں اور بھائیوں کے خطوط میری طبیعت پوچھنے کی غرض سے آتے رہے مگر میں بوجہ اپنی بیماری اور معذوری کے ان کا جواب فرداً فرداً نہیں دے سکی لہذا بذریعہ اخبار میں ان سب بھائیوں اور بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میرے لئے دعائیں کیں اور میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا خدا تعالیٰ ان کو دین دنیا میں بہترین اجر دے اور مجھے بھی یہ توفیق عطا کرے کہ میں ان کی محبت اور ہمدردی کا جواب دے سکوں۔

میری طبیعت آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی تھی مگر پتہ کی درد کے بعد یکدم کمزوری بڑھ گئی - میرے لئے دعا جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ میری بقیہ زندگی کو صحت اور خوشی اور سکون کا حامل بنائے مجھے کسی رنگ میں بھی کسی کا محتاج نہ کرے مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے خدا تعالیٰ میری زندگی میں میرے لڑکے مرزا مظفر احمد کو اولاد کی نعمت سے نوازے اور ایسی خدمتگذار اولاد دے جیسا کہ وہ خود اپنے والدین کے لئے ہے - والسلام

ام مظفر احمد

البرٹ وکٹر ہاسپٹل (میو ہسپتال) کمرہ نمبر ۶ لاہور

۱۲ فروری ۱۹۶۲ء

مسجد مبارک میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کے ایک دور کی تکمیل

ربوہ ۱۴ فروری ـــــــ مورخہ ۲۸، ۲۹ رمضان المبارک (مطابق ۱۳، ۱۴ فروری) کی درمیانی شب مسجد مبارک ربوہ میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہو گیا۔ . . . . مرکزی مسجد میں نماز تراویح یکم رمضان سے مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے پڑھانی شروع کی تھی لیکن چند یوم بعد آپ علالت کے باعث اس سلسلہ کو جاری نہ رکھ سکے چنانچہ آپ کی بجائے مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے نماز تراویح میں قرآن مجید کا دور مکمل کیا - مورخہ ۲۹ رمضان کی رات کو نماز تراویح کے دوران آخری رکعت کے رکوع و سجود کے درمیانی وقفہ اور آخری دو سجدوں میں دنیا میں غلبہ اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفائے کامل و عاجل کے لئے بہت تضرع اور درد و سوز کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔

ایک مخلص دوست کے لئے دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب - ناظم ارشاد وقف جدید

ایک مخلص دوست کا ایک خاص کام رکا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ خاصے پریشان ہیں چونکہ یہ دوست مالی قربانی میں پیش پیش ہیں ان کے لئے میں خاص طور پر احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی روک اٹھا دے اور بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے - آمین۔

ولادت باسعادت

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ - ربوہ

آج مورخہ ۱۳ فروری ۶۲ء لندن سے میرے بھائی عزیزم کلیم اللہ شاہ نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دو بچیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے - الحمد للہ - عزیز مولود حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا پہلا پوتا ہے

احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور ہر دو خاندانوں کے لئے وہ خیر و برکت کا موجب اور باعث رحمت ثابت ہو نیز اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت مند اور بابرکت عمر عطا فرمائے - آمین۔

نوٹ :- اس خوشی میں حضرت سیدہ موصوفہ نے مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں جزاھا اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)